اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱؍

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند للعہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند للعہ

نمبر ۱۱۱ | ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۲ مارچ بوقت تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین ابھی پورے طور پر صحتیاب نہیں ہوئے۔ ایسا ہی حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت کے بازو کے جوڑ کے درد کو پورا افاقہ نہیں ہوا۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ میرزا رفیع احمد سلمہ اللہ ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت جس کا Tonsils کا اپریشن گزشتہ دنوں لاہور میں ہوا اچھی ہے۔

یہ اپریشن ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب خلف ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب مرحوم امرتسری نے کیا تھا۔ جو میو ہسپتال میں ناک اور گلے کے صیغہ کے اسسٹنٹ میڈیکل افسر ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ اپریشن نہایت قابلیت اور توجہ کے ساتھ کیا جس کے لئے قابل شکریہ ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مامور من اللہ کی ہمدردی مخلوق سے

"مامور من اللہ جب آتا ہے۔ تو اس کی فطرت میں بھی ہمدردی رکھی جاتی ہے۔ اور یہ ہمدردی عوام سے بھی ہوتی ہے۔ اور جماعت سے بھی۔ اس ہمدردی میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے کہ آپ کل دنیا کے لئے مامور ہو کر آئے تھے۔ اور آپ سے پہلے جس قدر نبی آئے۔ وہ مختص القوم اور مختص الزمان کے طور پر تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل دنیا اور ہمیشہ کے لئے نبی تھے۔ اس لئے آپ کی ہمدردی بھی کامل ہمدردی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں۔ کہ کیا تو ان کے مومن نہ ہونے کی فکر میں اپنی جان دیدیگا۔ اس آیت سے اس درد اور فکر کا پتہ لگ سکتا ہے۔ جو آپ کو دنیا کی تباہ حالت دیکھ کر ہوتا تھا۔ کہ وہ مومن بن جائے۔ یہ تو آپ کی عام ہمدردی کے لئے ہے۔ اور یہ معنے بھی اس آیت کے ہیں۔ کہ مومن کو مومن بنانے کی فکر میں تو اپنی جان دیدے گا۔ یعنی ایمان کو کامل بنانے میں۔

اسی لئے دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ۔ بظاہر تو یہ تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہوگی۔ لیکن جب حقیقت حال پر غور کی جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی مراتب ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ تکمیل چاہتا ہے۔ غرض مامور کی ہمدردی مخلوق کے ساتھ اس درجہ کی ہوتی ہے۔ کہ وہ بہت جلد اس سے متأثر ہوتا ہے"۔ (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء)

افسوس کہ ۲۲ مارچ کو اسد اللہ خاں صاحب ملکانہ دونکا نذار کا بعارضہ نمونیہ۔ اور محمد حسین صاحب دو کاندار کا بعارضہ سل انتقال ہو گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

تبلیغی رپورٹ

امریکہ میں تبلیغ اسلام

نومسلمین کی تعلیم و تربیت اور اشاعت اسلام

سیرت النبی کے جلسے

سیرت النبیؐ کے جلسے بڑی کامیابی سے ہوئے۔ اور تمام جماعتوں نے نہایت عمدگی سے یوم النبیؐ منایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

نماز تراویح اور درس القرآن

میں نہایت مسرت اور شکریہ کے جذبات سے لبریز دل سے یہ تحریر کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ شکاگو میں تمام رمضان شریف باقاعدہ تراویح کی نماز ادا کی گئی اور ہر روز قرآن کریم کا درس بھی دیا گیا۔ یہاں کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان کام ہے۔ مغربی ممالک کے حالات سے جن لوگوں کو واقفیت ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کے لئے یہ بہت مشکل ہے۔ کہ ہر روز کسی مذہبی کام میں شریک ہوں۔ پھر گزشتہ چند سالوں سے اس ملک میں اقتصادی قہر نازل ہے۔ اور کسی تقریب میں شامل ہونے کے لئے خرچ کرکے آنا پڑتا ہے۔ مگر ان تمام مشکلات کے باوجود کچھ احباب تو مہینہ بھر تراویح کی نماز پڑھنے کے لئے آتے رہے۔ اور درس قرآن میں شامل ہوتے رہے۔ بفضلِ خدا احمدی احباب روحانیت میں روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ شکاگو کے علاوہ دیگر جماعتوں کے نومسلمین نے بھی روزے رکھے۔

نومسلمین

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۲۔ اصحاب مشرف باسلام ہوئے۔ اور ایک پنجابی مسلمان نے احمدیت قبول کی۔ یہ صاحب ضلع لدھیانہ کے رہنے والے ہیں۔ اور مدت مدید سے یہاں رہتے ہیں اپنے وطن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام تک نہیں سنا تھا۔ امریکہ میں ان کو خواب آیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ مبارک دل پر اچھی طرح منقش ہوگیا۔ پھر اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے ملنے کے لئے گئے۔ تو وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور حضرت مفتی صاحب سے کہا۔ کہ ان کو میں نے خواب میں دیکھا ہوا ہے۔ انہوں نے زیادہ تسلی کے لئے بیعت کو معرض التوا میں ڈال دیا۔ جب میں یہاں آیا۔ تو مجھ سے بھی محبت سے ملتے رہتے۔ مگر داخل سلسلہ نہ ہوئے چند مہینے ہوئے۔ کہ وہ اچانک شکاگو آگئے۔ اور مجھ سے ملے گزشتہ رمضان میں پھر ایک دن ان کو خواب آیا۔ کہ میں نے ان کی دعوت کی۔ اور لذیذ طعام کھلایا۔ اس کے بعد مجھے کہنے لگے۔ کہ اب میں احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔ دو سفید فام خواتین داخل سلسلہ ہوئیں۔ ان میں سے ایک خاتون کانفرنس اتحاد مذاہب میں میری تقریر میں شامل تھی۔ اور پھر بھی ملتی رہی۔ کتاب ٹیچنگ آف اسلام کا اس پر بہت اثر ہوا اور وہ داخلِ اسلام ہوگئی۔ دوسری خاتون Californian کی رہنے والی ہے۔ کسی سے میرا پتہ ملا۔ اور مجھے خط لکھا۔ میں نے جواب دیا۔ اور کچھ لٹریچر بھیج دیا۔ اب وہ داخل اسلام ہوگئی ہے۔ وہ اپنے تازہ خط میں لکھتی ہے۔ "مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کی طرف سے مجھ کو داخل اسلام ہونے کی تحریک ہوئی۔ اور میں اپنے آپ کو واحد خدا کے سپرد کرنا چاہتی ہوں"۔

انفرادی تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں انفرادی طور پر بہت لوگوں کو تبلیغ کی گئی جن میں بہت سے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ شامل تھے۔ شکاگو میں دو خاندان بہت ہی متاثر ہیں۔ اور یہ لوگ مجھ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو قبولِ حق کی توفیق عطا کرے۔

مسلم سن رائز

بفضل خدا مسلم سن رائز رسالہ کے ذریعہ بھی خوب تبلیغ ہو رہی ہے۔ ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے یافا کے مشہور جریدہ الجامعۃ الاسلامیۃ میں رسالہ مسلم سن رائز بھیجا۔ اس نے مسلم سن رائز کے ایک مضمون کا عربی میں ترجمہ کرکے شائع کیا۔ اسی طرح مصر سے ہمارے بھائی احمد حلمی صاحب نے مصر میں مسلم سن رائز کے بعض مضامین کا عربی میں ترجمہ کیا۔ اسی طرح ملک البانیہ کے ایک اخبار میں مسلم سن رائز کے دو مضامین کا ترجمہ البانین زبان میں شائع کیا۔ اس ضمن میں میں پھر [illegible] [illegible] طالب دعا مطیع الرحمٰن بنگالی ایم۔ اے۔

زلزلہ فنڈ اور جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے زلزلہ کی وجہ سے مبتلائے مصائب و آلام ہونے والوں کی امداد کے لئے امداد دینے کی جو تحریک فرمائی تھی۔ اس پر بعض مقامات کی احمدی جماعتوں نے چندہ کی رقوم ارسال کی ہیں۔ لیکن کئی مقامات کی انجمنوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ اور بعض نے اپنی تعداد کے لحاظ سے بہت کم توجہ کی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اس تحریک میں حصہ لے اور جلد سے جلد مصیبت زدہ لوگوں کی امداد میں شریک ہو جائے۔ ہر جماعت کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

گوجرانوالہ سول ہسپتال میں مریضوں کی کثرت

جب سے خانصاحب ڈاکٹر پیر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ تشریف لائے ہیں۔ علاوہ شہر و ضلع کے دیگر اضلاع کے مریض بھی بغرض علاج آ رہے ہیں۔ کیونکہ آپ فن جراحی میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ اس سے پیشتر آنکھوں کے اپریشن سول ہسپتال میں بہت کم ہوتے تھے۔ مگر اب ان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ باہر سے آمدہ مریضوں کے لئے سول ہسپتال میں علیحدہ رہائشی کمروں کا کوئی انتظام نہیں جس کی وجہ سے سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اور وہ شہر میں بندوبست کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ذمہ دار حکام کو اس طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔ شہر میں جناب پیر صاحب کی شہرت اور خوش اخلاقی کا عام چرچا ہے۔ آپ روزانہ ہر مریض کی بغور دریافت حالات فرماتے ہیں۔ آپ ہمدردی خلائق میں اس قدر منہمک رہتے ہیں۔ کہ اپنے کھانے تک کی پرواہ نہیں کرتے۔

(نامہ نگار)

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا اجلاس عام

امسال بھی مجلس مشاورت کے موقعہ پر تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا اجلاس عام منعقد ہوگا۔ احباب نے مولوی سعد الدین صاحب کی اپیل کو اخبار الفضل مورخہ ۶۔ مارچ ۱۹۳۴ء میں ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ احباب پر ضرور اس کا گہرا اثر ہوا ہوگا۔ لہٰذا اس اجلاس کا ایجنڈا خاص طور پر آپکی پیش کردہ تجاویز پر مشتمل ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب کی تجاویز پر اچھی طرح سے غور فرما کر تشریف لائیں۔ اور اپنے قیمتی مشورہ سے مستفید کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن۔

ہماری عید

علیٰ قدرِ مراتب سب کو فکرِ ساز و ساماں ہے
ہماری عید مہمانِ نظیرِ حسن و احساں ہے
حسن اَوجِ فلک پر ہم ہلالِ عید کیوں ڈھونڈیں
"قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"

حسن رہتاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

قادیان کی مقامی پولیس کا رویہ افسران بالا کے سامنے

مخالفانہ رویہ کی وجوہات

۳

گزشتہ مضامین میں چند ایک واقعات پیش کر کے بتایا جا چکا ہے۔ کہ مقامی پولیس کا رویہ جماعت احمدیہ کے متعلق کتنا افسوسناک اور کس قدر قابل اصلاح ہے۔ اور کس طرح غلط اور جھوٹی رپورٹیں بھیجکر یا بھجوا کر ذمہ وار افسروں کو تشویش میں ڈالا جاتا ہے۔ اب یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ پولیس کے جماعت احمدیہ کے خلاف ایسا رویہ اختیار کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؛

بدنام کنندہ ملازمین پولیس

پولیس کا محکمہ نہایت مفید اور اہم محکمہ ہے۔ اور ملک کے امن و امان اور لوگوں کے حقوق کی حفاظت کا بہت بڑا دارو مدار اس پر ہے۔ لیکن جہاں اس محکمہ میں نہایت قابل اور فرض شناس ملازمین کی کمی نہیں۔ وہاں اس کے ملازمین میں ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں۔ جو قانون سے ناواقف اور جاہل لوگوں پر بیجا رعب ڈالنے۔ اور کئی قسم کے ناجائز فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے ملازمین پولیس نہ صرف اپنے فرائض کی ادائگی سے قاصر رہتے ہیں بلکہ محکمہ پولیس کے لئے بھی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔

کوئی بے ضابطگی گوارا نہیں کی جا سکتی

اس قسم کی ذہنیت رکھنے والا کوئی شخص جب قادیان میں متعین کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ دیکھتا ہے۔ کہ قادیان کی تعلیم یافتہ احمدی پبلک اس کی کسی قسم کی بے ضابطگی گوارا نہیں کرتی۔ تو وہ یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ احمدیوں کے لئے اپنے وسیع اختیارات کی نمائش کرے۔ اس غرض سے اسے ایسا رویہ اختیار کرنا پڑتا ہے جس کا ذکر ہم اپنے گزشتہ مضامین میں کر چکے ہیں اور جس کی وجہ سے افسران بالا کو الٹی سیدھی اطلاعات بھیجی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ طریق عمل نہ ذمہ دار حکام کے نقطہ نگاہ سے پسندیدہ خیال کیا جا سکتا ہے اور نہ پبلک کے لحاظ سے۔ اور اس کی اصلاح ضروری ہے ؛

پولیس کے متعلق پبلک کا فرض

جس طرح ہر محکمہ کے افسران بالا کی یہ قدرتی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا محکمہ نیک نامی کے ساتھ پبلک کی خدمات بجا لائے۔ اسی طرح محکمہ پولیس کے افسر بھی یہی خواہش رکھتے ہیں۔ اور اس کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض دیہاتی تھانوں میں ہم نے رشوت ستانی وغیرہ کے خلاف نوٹس بورڈ آویزاں دیکھے ہیں۔ ایسی صورت میں پبلک کا بھی فرض ہے۔ کہ افسران بالا کے ساتھ تعاون کرے۔ اور جہاں کوئی بیجا بات دیکھے۔ اس کے خلاف آواز اٹھائے قادیان کی احمدی پبلک اور ذمہ دار اصحاب اسی نقطہ نگاہ سے جب کوئی خلاف قانون کارروائی دیکھتے ہیں۔ تو مناسب طریق پر اس کے انسداد کی کوشش کرتے ہیں۔ گویہ اعلےٰ احکام کے منشا کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ یہ ان کے محکمہ کو نیک نام اور مفید بنانے کے لئے ان کے ساتھ قابل قدر تعاون ہے۔ مگر جس کے کسی ناروا فعل کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ وہ ذاتی معاملہ قرار دے کر مخالفانہ رویہ اختیار کر لیتا۔ اور نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے ؛

مخالفانہ رویہ کی پہلی وجہ

پس مقامی پولیس کے مخالفانہ رویہ کی پہلی اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ احمدی پبلک تعلیم یافتہ ہونے کے باعث اس کا کسی قسم کا بیجا دباؤ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے۔ کہ قانونی حدود کے اندر رہنے والے کو پولیس سے ڈرنے اور دبنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر کوئی کسی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو وہ اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اس کا خمیازہ بھگتے۔ اور نظام جماعت اس کے متعلق نہ صرف کسی قسم کی رعایت کا خواہاں نہیں ہونا چاہتا۔ بلکہ اس کا جرم ثابت ہو جانے کی صورت میں اسے سزا دلانا ضروری سمجھتا ہے۔ ایسی صورت میں بجائے اس کے کہ مقامی پولیس جماعت احمدیہ کے ذمہ دار اصحاب کا تعاون حاصل کر کے پیش آمدہ معاملات کو صحیح طور پر سلجھانے میں کامیابی حاصل کرے۔ الٹا رویہ اختیار کر کے سیدھے سادہ معاملہ میں بھی الجھن پیدا کر دیتی ہے ؛

دوسری وجہ

ایک اور وجہ مقامی پولیس کی مخالفت کی یہ بھی ہے۔ کہ قادیان کے وہ اچھوت جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور نظام جماعت میں شامل ہیں ان سے گھاس وغیرہ برائے نام قیمت پر لینا۔ یا انہیں بیگار میں پکڑنا اور ان پر تشدد کرنا ایسی باتیں ہیں۔ جن کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے اور یہ بات پولیس کو ناگوار گزرتی ہے۔ چنانچہ ایک سابق مقامی افسر کے متعلق ہمیں بعض واقعات ریکارڈ میں بھی لانے پڑے۔ اور اگر اس کی طرف سے آئندہ کے متعلق احتیاط کا یقین نہ دلایا جاتا۔ تو ہم افسران بالا کی خدمت میں ان واقعات کو رکھنے کے لئے مجبور ہو جاتے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ بعض پولیس کے ملازموں نے رشوتیں لی ہیں۔ اور جب ان کو یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کے کارکنوں کو اس کا علم ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے وہ رشوتیں واپس کی ہیں۔

غرض نہایت چھوٹی چھوٹی باتیں جو پولیس والوں کے لئے باعث نیک نامی نہیں ہو سکتیں۔ اور جن کی وجہ سے پبلک میں ان کی اچھی شہرت قائم نہیں رہ سکتی۔ ان کے متعلق قانون کا احترام برقرار رکھنے کی کوشش کرنا جماعت احمدیہ کی مخالفت کا باعث بن جاتا ہے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں۔ کسی خلاف قانون کارروائی کے خلاف آواز اٹھانا۔ اور کسی کو بیجا تشدد سے محفوظ رکھنا کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے ؛

ایک ضروری فرض

جہاں ہم اس طرح انسانیت کے فرض کو ادا کرتے ہیں۔ وہاں افسران بالا کے منشا کو بھی پورا کرتے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا ہی نہیں۔ بلکہ ساری پبلک کا فرض ہے۔ خواہ وہ غیر احمدیوں سے ہوں۔ یا ہندوؤں۔ یا سکھوں سے۔ یا اچھوتوں سے۔ کہ جب وہ پولیس کو ظلم کرتے ہوئے۔ یا بیگار لیتے ہوئے یا مفت کام لیتے ہوئے یا رشوت لیتے ہوئے دیکھیں۔ تو اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور مظلوم کی مدد کریں۔ یہ نہ صرف ذاتی فرض ہے۔ بلکہ حکومت کے ساتھ یہ بہترین تعاون ہے۔ درحقیقت کانگرس کو جو عوام الناس میں کامیابی ہوئی ہے۔ اس میں بہت بڑا دخل پولیس کے بعض افراد کی زیادتیوں کا ہے۔ عوام ایک بددیانت افسر کی شرارت اور حکومت میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ اور ایک افسر کے فعل کو حکومت کا فعل سمجھ لیتے ہیں۔ پس حکومت کی بہترین خدمت یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو ظلم سے باز رکھا جائے۔ اور اگر حکومت کے اعلےٰ افسران پبلک کی اس خدمت کو اپنے خلاف سمجھیں۔ تو وہ حکومت کو کمزور کرنے کے مجرم ہوں گے۔ مگر ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اعلیٰ افسران کبھی اس امر کو پسند کریں گے۔ کہ ان کے ماتحتوں کو ظلم کرنے دیا جائے ؛

پبلک اور پولیس کو امداد دینے پر آمادگی

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ شہروں میں جہاں کے اکثر لوگ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ پولیس عام طور پر احتیاط سے کام لیتی ہے لیکن دیہاتوں میں اس کا رویہ بالکل اور ہوتا ہے۔ اور دیہاتی لوگ قانون اور اعلےٰ احکام کے منشاء سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے کچھ کر نہیں سکتے۔ چونکہ قادیان کی احمدی پبلک کافی تعلیم یافتہ ہے۔ اور اس میں ہر محکمہ کے متعلق واقفیت رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اس لئے جب وہ دیکھیں۔ کہ بات حد سے بڑھنے لگی ہے تو وہ حکومت کے منشاء کے ماتحت ان لوگوں کو جو حکومت کے منشاء کے خلاف چل رہے ہوں نصیحت کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ نفسانی جوش کے ماتحت بجائے اسے خیر خواہی پر محمول کرنے کے دشمنی اور عداوت قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ جب کبھی حکومت کے استحکام اور قانون کے قیام کے لئے امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ احمدی جماعت ہر طرح پولیس کی مدد کرتی ہے۔ گزشتہ ریکارڈوں سے اس کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اور باوجود موجودہ لوکل پولیس کے ناروا رویہ کے آئندہ بھی ہر ممکن مدد ان کو ان کے فرائض کی ادائیگی میں دیجائے گی ‫.‬

"پیغام صلح" اور اس کے "حضرت امیر" کی شرافت

"پیغام صلح" نے "زمیندار" ایسے کمینہ اور افتراء پرداز معاند کی شرارت کی آڑ لے کر جس میں آئے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہا درجہ کی بدزبانی اور بدگوئی کی جاتی ہے۔ اور جو حال ہی میں "پیغام" کے "حضرت امیر" کے متعلق لکھ چکا ہے۔ کہ "وہ چور بھی ہیں۔ اور سینہ زور بھی۔ مکار بھی ہیں۔ اور عیّار بھی" جس شرافت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ خود "زمیندار" نے اس کے طویل مضمون سے یہ الفاظ لے کر۔ کہ

"اگر کوئی شخص ایک خوبصورت یورپین نوجوان عورت کو اپنے بچوں کی گورنس کی حیثیت سے۔ یا کسی اور غرض سے ملازم رکھ لیتا ہے۔ تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے" لکھا ہے:۔

"زمیندار نے تو آج تک کسی اور غرض کی طرف اشارہ تک نہیں کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کا انداز بیان سوقیانہ ہو گیا۔ لیکن پیغام صلح کا یہ مقالہ اور وہ شذرہ جو اس کے ساتھ ہی میرزا بشیر الدین محمود کے شوقِ عریاں بینی کا اشتہار دینے کے لئے سپرد قلم کیا گیا۔ بازاری پن سے پاک ہے"

اگرچہ "پیغام صلح" ایک ایسے شخص کے ہاتھوں میں ہونے کی وجہ سے جو ایک عرصہ تک اسلام کو ترک کر کے آریوں کے ٹکڑوں پر پلتا رہا اور حق نمک ادا کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات کو ان ناپاک اور گندے الزامات کا مورد یقین کرتا رہا۔

جو بانی آریہ سماج نے "ستیارتھ پرکاش" میں آپ پر لگائے ہیں۔ اس درجہ کمینگی اور رذالت پر اتر آیا۔ تو مولوی محمد علی صاحب کو کیا ہو گیا۔ جن کے تن بدن کو ایک دفعہ صرف اتنی سی بات سے آگ لگ گئی تھی۔ اور وہ مہینوں انگاروں پر لوٹتے رہے تھے۔ کہ معاصر "فاروق" نے ان کی اور ان کے خسر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی ایک ہی وقت کی تحریروں کی بناء پر صرف اتنا لکھ دیا تھا۔ کہ مولوی صاحب تو سالیوں کو بے نقاب دیکھنے کے جواز کا فتوےٰ دے رہے ہیں۔ لیکن ان کے خسر صاحب سالیوں اور بہنوئیوں کے خلا ملا کو شرمناک قرار دے کر اس کی قباحتوں کا رونا رو رہے ہیں۔ اگر وہ بات جو ان کی اپنی تحریروں سے ثابت تھی۔ ان کے لئے وجہ شکایت بن سکتی تھی۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے اس وقت سوائے آیت انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ کی تلاوت کے اور کوئی بات بن نہ آئی تھی۔ تو غور فرمائیں۔ کہ "پیغام صلح" نے ایک دشمن سلسلہ کی اس افتراء پردازی کی بناء پر جسے کوئی شریف انسان ایک لمحہ کے لئے بھی قابل اعتنا نہیں سمجھ سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اکثر غیر مسلم اخبارات تک نے اس کا ذکر بھی نہیں کیا۔ اور جس کی تردید خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں۔ جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں کس قدر شرافت پائی جاتی ہے۔ اور اس پر "حضرت امیر" کی خاموشی کیا ظاہر کرتی ہے؟

افسوس یہ لوگ دشمنی اور عداوت میں اس درجہ بڑھ چکے ہیں۔ کہ ان میں اتنی بھی شرافت اور انسانیت باقی نہیں رہی۔ جتنی احمدیت کے سخت سے سخت مخالف غیر مسلموں میں پائی جاتی ہے ‫.‬

سول نافرمانی سے احراریوں کی پہلوتہی

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صدارت میں یوم کشمیر منانے کے متعلق جو انتظامات کئے۔ وہ اس قدر مکمل اور اتنے موثر ہوتے تھے کہ ہندوستان کے طول و عرض میں تہلکہ پڑ جانے کے علاوہ ولایت تک ان کا اثر پہنچتا۔ اور مسلمانان کشمیر کی آئینی جدوجہد کو اس سے بے حد فائدہ حاصل ہوا۔ مگر اب موجودہ کشمیر کمیٹی تو کوئی عملی کام کرنا ضروری نہیں سمجھتی۔ اور "مجلس احرار" نے ۹۔ مارچ کو جو یوم کشمیر مقرر کیا تھا۔ اس کا یہ انجام ہوا۔ کہ خود صدر مجلس احرار کو اعلان کرنا پڑا ہے۔ کہ "خاطر خواہ سرگرمی کا اظہار کشمیر ڈے کے سلسلہ میں نہیں ہو سکا" (انقلاب ۲۱۔ مارچ) اور اس کے ساتھ ہی یہ لکھ دیا گیا ہے۔ کہ "احرار کشمیر کے کسی معاملہ میں ایسی سرگرمی کا اظہار نہ کریں۔ جو قانون شکنی کی حد تک پہونچتی ہو" اگر احراریوں کو کشمیر کے معاملہ میں سابقہ ناکام قانون شکنی نے یہ سبق سکھایا ہے۔ تو خوشی کی بات ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر سے قانون شکنی اور سول نافرمانی شروع کرا کر خود اس سے کانوں کو ہاتھ لگانا اخلاقی طور پر کہاں تک مناسب ہے

یہ ہیں وہ لوگ جن کے مشورہ پر کشمیر میں قانون شکنی شروع کی گئی مسلمانان کشمیر کو اب بھی اس بارے میں دُور اندیشی سے کام لینا چاہیئے ‫.‬

مسلمانانِ کشمیر پر تشدّد

سری نگر کی یہ اطلاع نہایت ہی تشویشناک ہے۔ کہ

"گرفتاران بلا کے ساتھ حکومت کے کارندوں کا سلوک نہایت منتقمانہ ہے۔ غریب اور نادار اشخاص پر بڑے بڑے جرمانے کر کے ان کی تمام جائداد سے انہیں محروم کیا جا رہا ہے۔ بہت سے تحریک سے منقطع لوگوں کو سرکاری ملازم ڈرا دھمکا کر ان سے رشوت لے رہے ہیں۔ لوگ تنگ آ کر پنجاب کی طرف جا رہے ہیں"

اس قسم کی اطلاعات پے بہ پے آ رہی ہیں۔ اور ہم حیران ہیں۔ کہ حکومت کشمیر اس طریق عمل کے تباہ کُن نتائج واضح کرنے کے لئے کیا پیرایہ اختیار کریں۔ سول نافرمانی کی تحریک جیسا کہ حالات سے ظاہر تھا۔ تھوڑا عرصہ ہی چل سکتی تھی۔ اور ہمیں موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب وہ دم توڑ رہی ہے۔ ایسی حالت میں ریاست کے لئے یہی مناسب ہے۔ کہ تشدد اور جبر سے لوگوں کے جذبات کو مشتعل نہ کرے۔ بلکہ حسن سلوک سے کام لے۔ تا کہ جلد سے جلد پُر امن فضا پیدا ہو سکے ‫.‬

ضلع ہوشیارپور کے اعلیٰ حکام توجہ فرمائیں

موضع کالووال کونٹہ ضلع ہوشیارپور میں عید کے موقعہ پر ہمیشہ مسلمان گائے کی قربانی کیا کرتے تھے۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں بعض فتنہ پرداز ہندوؤں نے خواہ مخواہ رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس وجہ سے پانچ سال تک سرکاری حکام کے زیر انتظام قربانی ہوتی رہی لیکن سنہ ۱۹۳۲ء میں قطعی ممانعت کر دی گئی۔ چونکہ اس طرح مسلمانوں کو ایک جائز حق سے محروم کر دیا گیا۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ لیکن ابھی تک ان کی دادرسی نہیں ہوئی۔ اور ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال بھی ممانعت کر دی گئی ہے حکومت کو یہ تو حق ہے۔ کہ قربانی کے متعلق ایسی شرائط عائد کر دے جو نقص امن کے خطرہ کو دُور کر سکیں۔ لیکن قربانی کا بالکل بند کر دینا جہاں مسلمانوں کو ان کے جائز مذہبی حق سے محروم کرنا ہے۔ وہاں حکومت کے انتظام پر بھی حرف لاتا ہے۔ اگر ضروری احتیاط کے باوجود غیر مسلم نقص امن کے مرتکب ہونا چاہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ پابند قانون مسلمانوں کو قربانی کرنے سے روک دیا جائے۔ بلکہ فساد کرنے والوں کو روکنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ امید ہے۔ کہ ضلع ہوشیارپور کے ذمہ دار حکام اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے ‫.‬

توفّی کے لفظ کی نسبت ایکہزار روپے کا اشتہار

حافظ عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی کی کھلی چٹھی کا جواب

بعض لوگ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ ان کی اپنی حیثیت کیا ہے۔ کس قدر مسلمانوں کی نمائندگی انہیں حاصل ہے۔ کتنے لوگ ان کا ساختہ پرداختہ منظور کرنے کے لئے تیار ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کر کے چیلنج شائع کر دیتے ہیں۔ اور پھر مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ حضور بذات خود اس کا جواب دیں حالانکہ اگر انہیں تحقیق حق سے غرض ہو۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے جواب حاصل کرنے پر اصرار کا کیا مطلب ہے۔ اور اگر حضور سے ہی جواب لینا ہو۔ تو پہلے اپنے آپ کو کسی جماعت کا پیشوا ثابت کرنا چاہیئے۔ اور یہ ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ کس قدر لوگوں کی نمائندگی کا وہ حق ادا کر رہا ہے۔ جو شخص یہ صورت اختیار نہ کرے۔ اور کسی قسم کا چیلنج دے۔ یا کوئی مطالبہ کرے۔ اس کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ کوئی مقامی احمدی اس کا جواب لکھ دے۔ اور مطالبہ کرنے والے کو یہ کہکر راہ فرار اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ یہ جواب کسی غیر ذمہ وار شخص نے شائع کیا ہے۔ کیونکہ ہر احمدی اس سے زیادہ ذمہ دار ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔ جو ایک غیر احمدی اپنے طور پر رکھتا ہے۔ پس حافظ عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی حال گجرات نے اخبار سنیاسی گجرات مورخہ ۱۵ فروری میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے نام جو کھلی چٹھی شائع کی۔ اس کا بہت معقول جواب مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی ساکن گجرات نے لکھ کر شائع کر دیا ہے۔ اب حافظ صاحب جو کچھ کرنا چاہیں۔ اس جواب کو پیش نظر رکھ کر کریں۔ ورنہ ان کا فرار سمجھا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

بانی سلسلہ احمدیہ مرسل یزدانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لفظ توفّی کے معنی کے بارہ میں ۱۸۹۱ء میں اپنی کتاب ازالہ اوہام مطبوعہ ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ کے صفحہ ۹۱۸ و صفحہ ۹۱۹ میں اپنے تمام مخالف علماء اور خاص کر مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے ہمخیالوں کو مندرجہ ذیل الفاظ میں ایک انعامی چیلنج دیا۔

"بعض علماء وقت کو اس بات پر سخت غلو ہے۔ کہ مسیح ابن مریم فوت نہیں ہوا۔ بلکہ زندہ ہی آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ اور حیات جسمانی دنیوی کے ساتھ آسمان پر موجود ہے۔ اور نہایت بے باکی اور شوخی کی راہ سے کہتے ہیں۔ کہ توفّی کا لفظ جو قرآن کریم میں حضرت مسیح کی نسبت آیا ہے۔ اس کے معنی وفات دینا نہیں ہے بلکہ پورا لینا ہے۔ یعنی یہ کہ روح کے ساتھ جسم کو بھی لے لینا۔ مگر ایسے معنی کرنا ان کا سراسر افتراء ہے۔ قرآن کریم کا عموماً التزام کے ساتھ اس لفظ کے بارے میں یہ محاورہ ہے۔ کہ وہ لفظ قبض روح اور وفات دینے کے معنوں پر ہر ایک جگہ اس کو استعمال کرتا ہے۔ یہی محاورہ تمام حدیثوں اور جمیع اقوال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا ہے جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے۔ اور عربی زبان جاری ہوئی ہے کسی قول قدیم یا جدید سے ثابت نہیں ہوتا کہ توفّی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ بلکہ جہاں کہیں توفّی کے لفظ کو خدا تعالےٰ کا فعل ٹھہرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے۔ وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنی پر آیا ہے۔ نہ قبض جسم کے معنوں میں۔ کوئی کتاب لغت کی اس کے مخالف نہیں۔ کوئی مثل اور قول اہل زبان کا اس کے مغائر نہیں۔ غرض ایک ذرہ احتمال کی گنجائش نہیں۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفّی کا لفظ خدا تعالےٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے۔ یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں۔ کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دونگا اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا"

اس چیلنج کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی اور اس کے ہمخیال مولویوں نے اپنے سکوت سے ثابت کر دیا۔ کہ یہ چیلنج لاجواب ہے۔ پھر احمدی مصنفین نے اپنی تصنیفات میں اور احمدی مناظرین نے مناظرات میں غیر احمدی مولویوں سے مطالبہ پر مطالبہ کیا۔ کہ وہ شرائط مندرجہ چیلنج ازالہ اوہام کے مطابق ایک ہی مثال پیش کریں لیکن وہ بھی کوئی مثال پیش نہ کر سکے لیکن آج جبکہ اس چیلنج پر تقریباً تینتالیس برس گذر چکے ہیں۔ حافظ عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی حال گجرات (اہلحدیث) کی طرف سے اخبار سنیاسی مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۲ء صفحہ ۹ کالم اول میں بعنوان "مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی کے نام کھلی چٹھی" شائع ہوئی ہے۔ جو بلفظہٖ ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

"بعد از سلام مسنون گذارش ہے۔ کہ آپ کے ابا جان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے "ازالہ اوہام" میں فرمایا ہے۔ کہ باب تفعل سے توفّی کا معنے جبکہ خدا تعالےٰ فاعل اور مفعول بہ انسان ہو بجز موت کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی اس کے دوسرے معنی ثابت کر دے۔ تو میں اسے مبلغ ایکہزار روپیہ انعام دوں گا۔ مرزا صاحب نے اس چیلنج میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ہمخیال علماء کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً مخاطب فرمایا ہے اگر مرزا صاحب آنجہانی کا یہ چیلنج منسوخ نہیں ہوا۔ تو میں مولوی صاحب مرحوم کا ہمخیال اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اسے منظور کرتا ہوں۔ اگر آپ نیابت کی پاس خاطر قابل وثوق امین کے پاس انعامی رقم جمع کرانے پر آمادہ ہوں۔ اور مسلمہ منصف کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے پر تیار ہوں۔ تو مہربانی فرما کر امین اور منصف کا مجھ سے تصفیہ فرالیں۔ امین اور منصف پر اتفاق کے بعد میں اپنا مضمون منصف کے پاس بھیج دوں گا۔ جس پر وہ اس سے جرح کرائے گا۔ پھر وہ مجھ سے اس کا جواب لے کر فیصلہ تحریر کر دے گا۔ جسے تسلیم کرنا ہم دونوں کو لازم ہو گا۔"

اگرچہ حافظ صاحب نے اپنی چٹھی میں ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کیا ہے۔ لیکن چونکہ خاکسار کو بھی حضرت صاحب کے غلاموں کا غلام ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس لئے میں حافظ صاحب کی اس خواہش کو کہ پہلے انعامی رقم کسی قابل وثوق امین کے پاس جمع کرانے کی آمادگی ہونی چاہیئے۔ پورا کرنے کے لئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ جناب نواب صاحب خان بہادر چودہری افضل علی صاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اول گجرات یا حکیم محمد حسین صاحب۔ ایم۔ اے پرنسپل گورنمنٹ کالج گجرات یا رائے بہادر لالہ کدار ناتھ صاحب رئیس اعظم گجرات۔ یا ڈاکٹر شیخ عبدالرشید صاحب جو کہ حافظ صاحب کے مقتدی ہیں۔ یا حاجی شیخ عبدالعزیز صاحب اہلحدیث جو آپ کے محسن بھی ہیں۔ ان میں سے جن پر حافظ صاحب کو اعتماد ہو۔ ان کے پاس میں ایک ہزار روپیہ نقد جمع کرا دوں گا۔ بشرطیکہ حافظ صاحب پہلے صاف طور پر اس امر کا اعلان کریں۔ کہ وہ حسب مطالبہ مندرجہ ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۸ و ۹۱۹ توفّی کے معنی قبض روح اور وفات کے علاوہ قبض روح مع الجسم زندہ اٹھا لینا دکھائیں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی امر کے ساتھ

اس انعامی اشتہار کو مشروط کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس اشتہار کے مخاطب خاص طور پر مولوی محمد حسین بٹالوی ہیں۔ جنہوں نے غرور اور تکبر کی راہ سے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ توفی کا لفظ جو قرآن کریم میں حضرت مسیحؑ کی نسبت آیا ہے۔ اس کے معنی پورے لینے کے ہیں۔ یعنی جسم اور روح کو بہ ہیئت کذائی زندہ ہی اٹھا لینا اور وجود مرکب جسم اور روح میں سے کوئی حصہ متروک نہ چھوڑنا بلکہ سب کو بحیثیت کذائی اپنے قبضہ میں زندہ اور صحیح سلامت لے لینا۔ سو اس معنی مذکورہ بالا شرط کی وضاحت کی ہمیں اس لئے ضرورت پیش آئی۔ کہ حافظ صاحب نے اپنی کھلی چٹھی میں عمداً یا سہواً کہہ دیا ہے۔ کہ کاتب کی غلطی سے "بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے کی" بجائے صرف "بجز موت کے اور کچھ نہیں" لکھ دیا ہے۔

پس اگر حافظ صاحب نے دیانتداری سے اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے یہ چٹھی لکھی تھی۔ اور محض نمائشی اور اپنی شہرت مقصود نہ تھی۔ تو وہ میدان میں آئیں۔ اور حسب مطالبہ مندرجہ ازالہ اوہام ۹۱۸ و ۹۱۹ توفی کے معنی جسم اور روح کو بہ ہیئت کذائی زندہ ہی اٹھا لینا ثابت کریں۔

ہماری رائے میں اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے کم از کم پانچ پرچے ہونے چاہئیں۔ پہلے پرچہ میں حافظ صاحب کو ان تمام مثالوں کا ذکر کر دینا ضروری ہوگا۔ جن کے معنی ان کے زعم میں جسم اور روح کو بہ ہیئت کذائی زندہ ہی اٹھا لینا ہوں۔ اور آخری پرچہ میں کسی اور نئی مثال یا دلیل کے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور مثالیں قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے پیش کرنی ہونگی۔ اور ہماری طرف سے اجازت ہوگی۔ کہ حافظ صاحب جتنے دیگر مولویوں سے مدد لینا چاہیں لے لیں۔ اور چونکہ یہ چیلنج انعامی ہے اس لئے ہمیں منصف کی شرط بھی منظور ہے۔ اور اس کا فیصلہ بھی ہمیں مسلم ہوگا۔ لیکن تفصیلی شرائط متعلقہ تقرر منصف اور تحریر پرچہ جات وغیرہ حافظ صاحب کی طرف سے مطلوبہ اعلان شائع ہو جانے کے بعد طے کی جائیں گی۔ امید ہے کہ حافظ کو ہمارے اس جائز مطالبہ کے پورا کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوگا۔

المشتہر مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ گجرات (پنجاب)

ایک ضروری اعلان

مشاورت پر آنے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اپنے علاقہ سے ایسی کتب رسائل یا ٹریکٹ فراہم کر کے ہمراہ لائیں جو سلسلہ کی مخالفت میں مخالفین نے لکھی ہوں۔ خواہ ایسی کتب پرانی ہوں یا نئی۔ نیز ہر قسم کی دیگر کتب بھی مرکزی لائبریری کے لئے ہمراہ لائیں۔

امرتسر میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

تبلیغی گروپ

یوم التبلیغ سے پندرہ روز پیشتر مندرجہ ذیل گروپ مقرر کئے گئے۔ تاکہ زیر تبلیغ علاقہ کی تبلیغی ضروریات سے پوری پوری واقفیت حاصل ہو جائے۔ اور احباب کو ہدایت کر دی گئی۔ کہ اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کرتے رہیں۔ تاکہ کام کی نوعیت اور لوگوں کی طبائع کا رجحان معلوم ہو سکے۔ چنانچہ اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب نے ۴ مارچ کو احسن طور پر تبلیغ اسلام کا فرض ادا کیا۔ گروپ حسب ذیل تھے۔ (۱) ہندوؤں (۲) سکھوں (۳) عیسائیوں (۴) اچھوتوں اور (۵) مضافات میں تبلیغ اسلام کے لئے علیحدہ علیحدہ گروپ (۶) ریلوے سٹیشن واڈہ جات (۷) مذہبی مقامات (معابد و منادر) (۸) غیر مسلم لیڈران اور اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان (۹) غیر مسلموں کے مذہبی راہنما (۱۰) سرائے و ہوٹل اور غیر ملکی لوگ (۱۱) تبلیغ بذریعہ ڈاک (۱۲) سائیکلسٹ دستی خطوط تقسیم کرنے کے لئے (۱۳) تبلیغ بذریعہ دعوت (۱۴) تبلیغی لٹریچر کی عام تقسیم (۱۵) غیر مسلم مستورات زیر انتظام لجنہ اماء اللہ

۱ مارچ کو بعد نماز جمعہ جماعت کا عام اجلاس ہوا۔ جس میں باتفاق تجویز ہوا کہ تمام افراد جماعت ۴ مارچ کو اپنے کاروبار سے فرصت حاصل کر کے سارا دن غیر مسلم لوگوں کو تبلیغ اسلام کریں۔ ۳ مارچ کو بعد نماز مغرب بمکان ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب جماعت کا عام اجتماع ہوا۔ احباب کو تقسیم کے لئے تبلیغی لٹریچر دیا گیا۔ اور مقررہ حلقہ جات میں ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ ڈاکٹر معراج دین صاحب اور قاضی عبد الحمید صاحب نے احباب کو تبلیغ کی اہمیت اور طریق تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پر امن رہنے اور صبر و تحمل سے کام لینے کی تلقین کی ۴ مارچ کو علی الصبح تمام احباب اپنے اپنے زیر تبلیغ حلقوں میں بعد دعا تشریف لے گئے اور تمام دن تبلیغ اسلام کرتے رہے۔ غیر مسلم سرکاری حکام و عمائدین شہر کی خدمت میں تبلیغی لٹریچر بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا۔ اور بہت سے معززین کو سائیکلسٹ احباب نے دستی خطوط و ملفوف پہنچائے۔ بعض احباب نے انفرادی طور پر چند غیر مسلم اصحاب کو تبلیغی چٹھیاں لکھیں۔ نیز اسلامی کتب تحفۃً بھجوائیں۔ جن دوستوں کو دن کے وقت فرصت نہ مل سکی۔ انہوں نے رات کو تبلیغ کی۔ اور بعض نے دوران سفر میں تبلیغ کی۔ احمدی مستورات نے اپنے قرب و جوار کے محلہ جات میں غیر مسلم عورتوں کو پیغام اسلام پہنچایا۔

عجیب سماں

۴ مارچ کو سارے شہر میں عجیب سماں تھا۔ بازاروں گلیوں میں دوکانوں اور مکانوں پر مندروں اور گرجوں کے آگے۔ سڑکوں باغوں اور سیر گاہوں میں اسٹیشن اور اڈہ جات پر ہوٹلوں اور سراؤں میں جا بجا تبلیغ اسلام ہو رہی تھی۔ کسی کے ہاتھ میں ٹریکٹ ہے۔ کسی کے ہاتھ میں کوئی کتاب ہے۔ کہیں گفتگو ہو رہی ہے۔ کہیں کوئی اکیلا احمدی لوگوں کے جمگھٹے میں کھڑا اسلام کی خوبیاں بیان کر رہا ہے۔ کسی جگہ مسافر ریلوے اسٹیشن پر گٹھڑی سنبھالنے اور دوسرے ہاتھ میں ٹریکٹ لئے کھڑا ہے۔ ٹکٹ گھر کے آگے کھڑے ہوئے لوگ عارضی سفر کو طے کرنے کے لئے ٹکٹ خرید رہے ہیں۔ اور کوئی اللہ کا بندہ روحانی سفر کا ٹکٹ مفت دے رہا ہے۔ غرض جدھر نظر اٹھا دیکھیں۔ اسلام کا چرچا ہو رہا تھا۔ کسی جگہ کرشن اوتار کی آمد کا مژدہ سنایا جا رہا تھا۔ کسی جگہ نش کلنک اوتار کا ذکر خیر ہو رہا تھا۔ اسی نظارہ سے متاثر ہو کر جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب (غیر احمدی) سوداگر نے کہا۔ کاش آج ہمارے مولوی حجروں سے نکلتے۔ اور تبلیغ اسلام کے کام میں احمدیوں کا ساتھ دیتے

تقسیم لٹریچر

۵۱۵ اشتہارات و ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ بعض احباب نے اپنے طور پر سلسلہ کے رسائل و اخبارات۔ اور کتب وغیرہ تقسیم کیں۔

چند واقعات

(۱) غیر مسلم لوگ شرافت، اور عزت و تکریم سے پیش آئے۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہ ہوئی۔ بلکہ لوگوں نے تبلیغی لٹریچر نہایت خندہ پیشانی اور شکریہ سے قبول کیا۔ (۲) اکھاڑہ سنگل والا متصل دربار صاحب میں ایک بھیل ہاری سنت رہتے ہیں۔ ان کے پاس ہمارے احباب تبلیغ کرنے کے لئے گئے۔ بہت دیر تبلیغی گفتگو ہوئی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آیا۔ تو کہنے لگے۔ مرزا صاحب کی ایک کتاب دیکھنے کا مجھے بہت شوق ہے۔ جس میں روحانیت کے متعلق بڑی خوبی کی باتیں ہیں۔ اور اس میں خدا شناسی اور معرفت الٰہیہ کے گر بتا کر مکتی کی راہ بتائی گئی ہے (ان کا اشارہ اسلامی اصول کی فلاسفی کی طرف تھا) سنا ہے ہندی میں بھی شائع ہو گئی ہے۔ ہمارے دوستوں کے پاس ہندی اڈیشن تھا۔ ایک نسخہ ان کی خدمت میں پیش کی گئی۔ بڑے ادب و احترام سے لیکر کہنے لگے۔ مدت کے بعد آج یہ آرزو پوری ہوئی ہے۔ پھر کہا۔ مرزا صاحب نے جو یہ اصول پیش کیا ہے۔ کہ تمام ہادیان مذاہب کی عزت قائم کی جائے۔ یہ ایک عالمگیر اور فاتح قلوب اصول ہے جس سے کوئی شریف انسان انکار نہیں کر سکتا۔ اور یہ حضرت جی کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ جس سے مدت کے بچھڑے ہوئے مذہبوں

میں ملاپ کے دروازے کھل گئے ؛

(۳) اکھاڑہ برہم بوٹا میں تبلیغ کی گئی۔ وہاں کے شاستریوں نے کہا۔ کہ آپ کی باتیں تو سچی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر چونکہ آپ گوشت خور ہیں۔ اس لئے آپ کی اتباع مشکل ہے۔ جب ہم نے ویدوں سے گوشت خوری ثابت کی۔ تو کہنے لگے۔ ہم ویدوں کا وہ حصہ مانتے ہیں۔ جس میں گوشت خوری کا تذکرہ نہیں ہے۔ جب ہم نے از روئے سائنس ثابت کیا۔ کہ آپ جو سبزیاں کھاتے ہیں۔ ان میں بھی جان ہے اور پانی میں بھی جاندار کیڑے ہوتے ہیں۔ تو کہنے لگے۔ ہم نے سنا ہے قادیان میں ہر مذہب اور علوم کی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے گفتگو نہیں کر سکتے۔ آپ کا لٹریچر ضرور ہم پڑھیں گے۔

(۴) ایک پنڈت صاحب نے کہا۔ کہ صرف ایک ہی ایسی موٹی بات بتائیں۔ جو دوسرے مذاہب پر اسلام کی فوقیت ظاہر کرے۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ اسلام ہر زمانہ میں تازہ بتازہ پھل دیتا ہے۔ یعنی خدا سے شرف مکالمہ و مخاطبہ عطا کراتا ہے۔ اس کے ثبوت میں "زلزلہ بہار" اور "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کی پیشگوئیاں پیش کی گئیں۔ پھر پنڈت لیکھرام کے متعلق جو پیشگوئی تھی۔ اس کا ذکر سنایا۔ کہنے لگے کوئی آئندہ وقوع میں ہونے والی پیشگوئی بتاؤ۔ ہم نے آریہ سماج کی موت اور مولوی ثناء اللہ کی طاعونی موت بقیہ الطاعون کی پیشگوئیاں نوٹ کرائیں ؛

(۵) سردار ہردت سنگھ رندھاوا سوداگر کرپان نے دوران گفتگو میں کہا۔ دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ میں بابا نانک دیوجی کے متعلق ناروا حملے کئے۔ تھے حضرت مرزاجی نے ان کے جواب دے کر خالصہ پنتھ پر بڑا احسان کیا ہے ؛

امرتسر میں عیسائیوں کے تین گرجے ہیں۔ وہاں ہمارے دوست صبح ہی پہنچ گئے۔ اتوار کا دن تھا۔ اس لئے عیسائیوں کو تبلیغ کرنے کا موقعہ گرجوں ہی میں مل گیا۔ یورپین عیسائیوں نے تو ٹریکٹ شکریہ سے قبول کئے۔ مگر دیسی عیسائی تلملائے۔ ایک عیسائی نے کہا۔ کہ احمدی گرجوں میں بھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ہمیں تو احمدیوں سے بات کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ مگر آپ لوگ ہاتھ دھو کر ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ہر ایک ملک میں آپ ہمارے راستے میں روک بن رہے ہیں۔ ایک عیسائی نے کہا۔ کہ اگر مرزا صاحب کی روک ہمارے راستہ میں نہ ہوتی۔ تو ہم اب تک سب مسلمانوں کو عیسائی بنا چکے ہوتے۔

مخالفت

اس سال مخالفت بالکل نہیں ہوئی۔ صرف مولوی ثناء اللہ صاحب نے زلزلہ بہار کے متعلق ایک اشتہار لکھا۔ ہم نے اس کا جواب راتوں رات چھپوا لیا۔ اور صبح ان کے اشتہار کے تعاقب میں تقسیم کر دیا۔ جس کا پبلک پر اچھا اثر پڑا ؛

اچھوتوں میں تبلیغ

مختلف کتب اور ٹریکٹ اچھوتوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور اسلام کی سادہ اور آسان تعلیم ان کو بتائی گئی۔ نیز یہ بات ان کو ذہن نشین

جماعت احمدیہ سلواہ (پونچھ) کا جلسہ بمقام دہرم سال

چار غیر احمدی اصحاب احمدیت میں داخل ہوئے

مخالفین احمدیت کی ناکامی

پہلا اجلاس ۴ مارچ دو بجے زیر صدارت جناب ڈاکٹر گوری شنکر صاحب اسسٹنٹ سرجن دہرم سال شروع ہوا۔ ابھی جلسہ کو شروع ہوئے ۲۰ منٹ ہی گذرے ہونگے۔ کہ حزب الاحناف کا ایک فرد آ کر ڈاکٹر صاحب سے یوں گویا ہوا۔ کہ آپ چل کر ہمارے جلسہ کی صدارت کریں۔ جماعت احمدیہ سلواہ کے جلسہ کی خبر پاکر حزب الاحناف والوں نے بھی پنجاب سے تین مولوی منگوا کر دہرم سال ہی جلسہ شروع کر دیا تھا۔ جناب ڈاکٹر صاحب نے اسے فرمایا۔ کیا آپ کو اخلاق اور اسلامی تعلیم یہی اجازت دیتی ہے۔ کہ احمدیوں کے جلسہ میں جو میری زیر صدارت شروع ہے۔ اس طرح رخنہ اندازی کرو۔ اگر یہی آپ لوگوں کا اخلاق ہے۔ تو آداب عرض۔ یہ سنتے ہی وہ صاحب غائب ہو گئے پھر مولوی عبداللہ صاحب احمدی نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں حاضرین جلسہ پر ظاہر کیا۔ کہ غیر احمدیوں کی بد زبانی سے تمہیں جوش میں نہیں آنا چاہیئے۔ ان لوگوں کا کام گالیاں دینا ہے۔ وہ گالیاں دیتے رہیں۔ تو آپ لوگوں کا کام ان کی ہدایت کے لئے کوشش کرنا اور دعا مانگنا ہے۔ آپ لوگ ان کے لئے دعا مانگتے رہیں۔ وہ دن انشاء اللہ قریب ہے۔ کہ ان ہی لوگوں کی زبانوں سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مداح سنیں گے۔ اور یہی لوگ انشاء اللہ دوسرے غیر احمدی بھائیوں میں پرجوش تبلیغ کرنے والے ہونگے۔ پھر مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ نے فضیلت اسلام پر ایسی مدلل تقریر کی۔ کہ سامعین جو ہندو۔ سکھ اور غیر احمدی احباب پر مشتمل تھے۔ دنگ رہ گئے۔ آخر صاحب صدر نے تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔ کہ لیکچرار صاحبان نے نہایت عمدہ اور آسان طریق سے لیکچر دیئے ہیں۔ اور دین اسلام کی فضیلت بڑی خوبی سے سامعین پر واضح کی ہے۔ دلائل نہایت اچھے ہیں۔ اور جلسہ نہایت اطمینان اور شانتی سے ختم ہوا ہے۔ اور کوئی الفاظ کسی قسم کے کسی فرقہ کی دل آزاری کے لیکچرار صاحبان نے اپنی تقریر میں بیان نہیں کئے ؛

۵ مارچ زیر صدارت میاں محمد عبداللہ صاحب دو بجے سے پانچ بجے تک جلسہ ہوا۔ آج کی تقریر۔ آج کا موضوع اعتراضات کے جوابات اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھا۔ اس کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ نے ایسی پرجوش اور مدلل تقریر فرمائی۔ کہ غیر احمدی دوست جو قریباً سب کے سب اس دن جلسہ میں شامل تھے۔ دنگ رہ گئے۔ کہنے لگے کہ حزب الاحناف کے مولویوں نے ہمیں ایسی باتیں سنائی تھیں۔ جو اصل واقعات کے بالکل خلاف تھیں۔ غرضیکہ حنفی مولویوں کی تقریروں سے ایسے متنفر ہوئے۔ اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے زبردست دلائل نے ان کے دلوں پر ایسا غلبہ کیا۔ کہ باوجود شدید مخالفت کے برسر اجلاس اٹھ کر تین غیر احمدی احباب نے سلسلہ احمدیہ داخل ہونے کا اعلان کیا۔ اسی وقت جناب منشی دانشمند صاحب نے انہیں حلف دے کر پوچھا کہ کیا آپ نے کسی مجبوری۔ لالچ۔ تحریص سے تو اعلان نہیں کیا۔ اس پر انہوں نے حلف اٹھا کر کہا۔ کہ آج ہمیں حق مل گیا ہے۔ ان اصحاب کے بیعت کے فارم پُر کر چکنے کے بعد مولوی محمد حسین صاحب نے حنفی مولویوں کو للکار للکار کر کہا۔ کہ آؤ صداقت مسیح موعود کو دیکھو۔ ہر ایک اعتراض کے جواب پر دس روپیہ انعام کا اعلان کرتے رہے۔ مگر کسی نے روبرو آنے کی جرأت نہ کی۔ پھر مولوی صاحب نے یہ بھی اعلان کیا۔ کہ ہمیں بلاؤ۔ ہم آپ کے سٹیج پر آنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر مولویوں نے کوئی جواب نہ دیا۔

۶ مارچ کو ۳ بجے سے ۵ بجے تک زیر صدارت مسٹر بشیر احمد صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی محمد حسین صاحب نے حنفی مولویوں کے اعتراضات کے مدلل جوابات دئے۔ نیز صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ثابت کی۔ اس وقت بھی ایک شخص نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔

ہم جناب ڈاکٹر گوری شنکر صاحب کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ہمارے جلسہ کی صدارت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے۔

(خاکسار۔ عبدالکریم سیکرٹری)

مراسلات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی "تنظیمی بیعت" کی حقیقت

"پیغام صلح" ۲۔ فروری ۱۹۳۴ء میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ایک دل آزار اور خرافات سے پُر مضمون بعنوان "تنظیمی بیعت" شائع ہوا ہے۔ جس میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ جماعت احمدیہ اور بالخصوص جماعت احمدیہ سری نگر کے خلاف بہت کچھ جگر خراش اور صبر آزما حملے کئے گئے ہیں۔ جن میں ذرا بھر صداقت نہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے تمسخر۔ استہزاء۔ اور گالیوں کو نظر انداز کر کے آپ کے معاملہ کو خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ اور محض اس خیال سے کہ کسی ناواقف کو ہمارے متعلق غلط فہمی نہ ہو اعلان کرتے ہیں۔ کہ

۱۔ "پیغام صلح" کا شائع کردہ مضمون سرتاپا غلط ہے۔ ہم میں سے کسی نے بھی "پیغام صلح" کی بیان کردہ "تنظیمی بیعت" نہیں کی۔

۲۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہم (سابق غیر مبایعین) میں سے "دو تین ایوان خلافت کی دھمکیوں سے اس قدر متاثر ہوئے۔ کہ جناب میاں صاحب کی بیعت کر لی .... بعد میں سمجھ آگئی۔ اور سوائے ایک کے سب تائب ہو چکے ہیں"۔ اگر ڈاکٹر صاحب اپنے بیان میں سچے ہیں۔ تو کم از کم ایک ہی ایسے شخص کا نام پیش کریں۔ ورنہ وعید الٰہی سے ڈریں ۞

۳۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کہ غیر مبایعین سری نگر میں سے صرف دو تین نے خلافت ثانیہ کی بیعت کی حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم میں سے ۸۰ فیصدی غیر مبایعین سے ہی نکل کر آئے ہیں۔ بعض سابق غیر مبایع اشخاص کے نام آخر میں درج کئے جاتے ہیں۔

۴۔ یہ بھی افترا ہے۔ کہ "اگلے سال ایک آدھ آدمی پھر "تنظیمی بیعت" کے "گورکھ دھندے" میں پھنس کر خلافت کا شکار ہو گئے ہیں"۔

۵۔ غیر مبایعین عوام کو مغالطہ دینے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ "محمودی (احمدی) مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں"۔ حالانکہ ان کے عقائد کے رُو سے نہ ہم احمدی۔ اور نہ ہی غیر احمدی مسلمان ہیں۔ کیونکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور غیر احمدی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی نبوت اور رسالت کے قائل ہیں۔ اور بقول غیر مبایعین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نئی یا پُرانی نبوت کا قائل کافر ہے ۞

۶۔ ہمارے عقائد بالفاظ "پیغام صلح" (۱۶۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء) مختصراً یہ ہیں۔ کہ "ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول۔ اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اُس سے کم و بیش کرنا موجب سلبِ ایمان سمجھتے ہیں"۔ نیز "ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسُول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دُنیا میں نازل ہوئے اور آپ کی متابعت میں ہی دُنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالےٰ چھوڑ نہیں سکتے"۔ (۱۷۔ ستمبر ۱۹۱۳ء)

۷۔ مکرر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کی ہے۔ تو اس وجہ سے۔ کہ ہم حضور کو حق پر اور حضور کے عقائد کو درست سمجھتے ہیں۔ اور حضور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا حقیقی مصداق پاتے ہیں۔ "پیغام صلح" کے ڈاکٹر صاحب کی طبعزاد "تنظیمی بیعت" سے ہم ناآشنا محض ہیں۔ والسلام۔

المعلنون۔ غلام احمد سکرٹری مال۔ صدر الدین جائنٹ سکرٹری محمد امین غلام نبی رفیقی۔ غلام نبی زرگر احمدی۔ حبیب احمد فریم میکر۔ ایم غلام محمد ستری۔ حفیظ اللہ امیر کدل۔ انگوٹھہ صابر بیگ۔ انگوٹھہ محمد اسمٰعیل بٹ۔ غلام شاہ سابق سکرٹری پیغامیاں سرینگر۔ حال جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ ۞

کالیکٹ کے مظلوم احمدیوں کے متعلق

احمدی جماعتوں کی قراردادیں

جماعت احمدیہ محمود آباد اسٹیٹ

جماعت احمدیہ محمود آباد اسٹیٹ (سندھ) کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۰۔ مارچ زیر صدارت چودھری خوشی محمد صاحب بی۔ ایس سی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں :-

۱۔ جماعت احمدیہ محمود آباد کالی کٹ کے ان نام نہاد مسلمانوں کی متشددانہ حرکات کو جو انہوں نے ہمارے ایک احمدی بھائی کی وفات کے موقعہ پر کیں۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور ان کے اس ظالمانہ سلوک کے خلاف نہایت زور کے ساتھ احتجاج کرتی ہے۔

۲۔ گورنمنٹ کی خدمت میں ہماری یہ پُر زور استدعا ہے۔ کہ وہ کالیکٹ کے احمدیوں کی حفاظت کا انتظام کرے۔ اور ان کی مذہبی آزادی میں جو بے جا مداخلت کی جا رہی ہے۔ اس کی فوری اور مناسب روک تھام کی جائے۔

۳۔ ان قراردادوں کی نقول (۱) ہوم سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔ (۲) چیف سکرٹری آف ہز ایکسیلنسی گورنر آف مدراس (۳) کلکٹر صاحب آف کالیکٹ (مالابار) (۴) اخبار الفضل قادیان کو ارسال کی جائیں۔

خاکسار سید نظیر حسین شاہ۔ اسسٹنٹ منیجر
محمود آباد اسٹیٹ

جماعت احمدیہ سرائے نورنگ صوبہ سرحد

جماعت احمدیہ سرائے نورنگ ضلع بنوں کا ایک غیر معمولی اجلاس ۶۔ مارچ کو زیر صدارت صاحبزادہ عبد السلام صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے

۱۔ کالی کٹ کے متعصب اور بہائم سیرت موپلا مسلمانوں نے ہمارے ایک احمدی بھائی کی لاش کے ساتھ جو وحشیانہ اور خلاف انسانیت سلوک روا رکھا ہے۔ اور اپنے بھائی کی تجہیز و تکفین کرنے والے مٹھی بھر احمدیوں کے ساتھ جنازہ لے جانے اور دفن کرنے کے دوران میں جو ظالمانہ اور خلافِ قانون برتاؤ کیا۔ جماعت احمدیہ سرائے نورنگ اس کے متعلق پُر زور پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور ان لوگوں کی حرکات کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے ۞

۲۔ ہم حکام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ موپلاؤں کی کثرت اور شور و شر سے متاثر نہ ہوں۔ اور غریب لیکن وفادار احمدیوں کی دادرسی کر کے اپنا فرض ادا کریں۔

۳۔ ان قراردادوں کی نقول پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے ہند پرائیویٹ سکرٹری گورنر مدراس۔ کلکٹر کالی کٹ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔ خاکسار سید ارشاد علی شاہ جنرل سکرٹری۔

انجمن انصار اللہ لائل پور

مندرجہ ذیل ریزولیوشنز انصار اللہ لائل پور کے اجلاس میں پاس کئے گئے۔ ۱۔ انصار اللہ کا یہ اجلاس کالی کٹ کے متعصب اور بے رحم مسلمانوں کے اس ظلم اور وحشیانہ سلوک کو جو کہ ایک احمدی بھائی کی وفات پر کیا گیا۔ نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور افسوس کرتا ہے۔ کہ قلیل التعداد اور امن پسند احمدیوں کی امن پسندی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مقامی افسران نے ان کی کوئی امداد نہ کی ۞

۲۔ گورنمنٹ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ احمدیوں کی حفاظت کرے۔ اور انہیں جائز حقوق سے روکنے والوں کے ساتھ مناسب کارروائی کرے۔ خاکسار محمد یوسف سکرٹری انصار اللہ۔ لائل پور۔

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن فیروز پور

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن فیروز پور کے ایک غیر معمولی اجلاس میں جو ۱۱۔ مارچ کو زیر صدارت مرزا خلیل احمد صاحب آذر بی۔ اے منعقد ہوا مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ ۱۔ یہ جلسہ کالیکٹ کے ان غیر احمدیوں کے خلاف جنہوں نے کہ غریب امن احمدیوں پر انسانیت سوز مظالم توڑے ہیں۔ صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا گورنمنٹ کی خدمت میں معروض ہے۔ کہ وہ مقامی افسروں کی بے اعتنائی اور اس کی مظلوم رعایا کے حق میں کوتاہی کے متعلق جلد از جلد مناسب کارروائی عمل میں لا کر اپنے آپ کو حقیقی معنوں میں عادل ثابت کرے۔ ۲۔ قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول سیدنا و اماما حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ گورنر مدراس۔ کلکٹر کالیکٹ۔ اور الفضل کو بھیجی جائیں۔ (خاکسار صلاح الدین سکرٹری)

بٹالہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے مناظرہ

یہاں انجمن خادم المسلمین اہل حدیث بٹالہ کا سالانہ جلسہ ۱۲ ر لغایت ۱۴ مارچ ہوا۔ جلسہ کے پروگرام میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تقریر "قرآن اور مسیح موعود قادیانی" پر ۱۲ مارچ بوقت ۱۱ بجے شب ایک گھنٹہ میں ۵۔۵ منٹ سوال وجواب کے لئے دیا جانا تحریر تھا۔ جماعت احمدیہ بٹالہ کی طرف سے قاضی محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ انجمن اہل حدیث کو ایک مفصل چٹھی لکھی گئی۔ کہ وہ شرائط طے کرکے اختلافی مسائل پر مساوی شرائط پر باقاعدہ مناظرہ منظور کریں۔ مگر انہوں نے مناظرہ کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ ایک گھنٹہ جو سوال وجواب کے لئے رکھا گیا تھا۔ اس پر بھی یہ پابندی لگا دی۔ کہ "پروگرام کی کاپی آپ کے خلیفہ صاحب کو قادیان ارسال ہو چکی ہے۔ تاحال وہاں سے کوئی اطلاع ہمارے نام نہیں آئی۔ اگر جناب کو وہاں سے نمائندگی کا حکم وصول ہو چکا ہے۔ تو آپ شوق سے تشریف لا سکتے ہیں۔ نمائندگی کا ثبوت آپ کے ذمہ ہوگا۔ اور ہمارے صدر جلسہ کو پروگرام کی تبدیلی کا اختیار ہوگا۔ دوبارہ خط وکتابت کی چنداں ضرورت نہیں ہے"۔

پروگرام بھیجنے پر دارالامان سے ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ نے مولوی محمد سلیم صاحب کو سوال وجواب کے لئے انجمن مذکور کے جلسہ پر بھیج دیا۔ اور مولوی صاحب نے انجمن اہل حدیث کے پروگرام کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے مناظرہ کیا۔ دوران مناظرہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ سامعین سمجھتے تھے۔ کہ مولوی صاحب قرآنی دلائل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی تردید کریں گے۔ مگر ان کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ مولوی صاحب قرآن کریم سے ایک دلیل بھی خلاف نہ پیش کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو نمایاں فتح عطا فرمائی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے دوران مناظرہ میں مستری عبداللہ صاحب معمار کو پیش کرکے کہا۔ کہ ہمارے اس شاگرد سے مناظرہ کر لو۔ اس پر معمار صاحب نے چیلنج کیا۔ کہ مجھ سے جب اور جس جگہ اور جس مضمون پر چاہو مناظرہ کر لو یہ چیلنج اسی وقت منظور کر لیا گیا۔ مگر وہ سامنے نہ آسکا۔ (نامہ نگار)

دیہات میں حفظان صحت کے انتظامات

محکمہ صحت عامہ پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ محکمہ مذکور اور نیز مقامی جماعتیں دیہات میں حفظان صحت کے سوال پر بیش از بیش توجہ دے رہی ہیں ڈسٹرکٹ میڈیکل افسران صحت اور عملہ محکمہ حفظان صحت کی طرف سے ہر ضلع کے دیہاتی رقبوں میں صحت عامہ کے متعلق وسیع پیمانہ پر پروپیگنڈا کیا گیا۔ لینٹرن سلائڈز کی مدد سے لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ اور ابتدائی صحت وصفائی۔ وبائی امراض کے انسداد اور صحت بخش زندگی بسر کرنے سے متعلق اصول کی تعلیم دی گئی۔ امور صحت عامہ سے متعلقہ لٹریچر وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا گیا۔

متعدی امراض کا انسداد

محکمہ مذکور نے وبائی امراض کے سدباب کے متعلق فوری اور مؤثر تدابیر کیں۔ انسدادی تدابیر وسیع پیمانہ پر اختیار کی گئیں اور امراض پھوٹ پڑنے کی صورت میں ہر ممکن کوشش کی گئی۔ کہ ان کا دائرہ محدود رہے۔ اور وہ پھیلنے نہ پائیں۔ سال مذکور کے دوران میں چیچک نمودار ہونے کی وجہ سے ٹھوس اور مستقل کام کرنے کا ایک اچھا موقع ملا۔ انجمن صلیب احمر اور محکمہ تعلیم کی امداد سے اس بیماری کے انسداد کے متعلق خاص اشتہارات اور رسالے مرتب کئے گئے۔ اور وسیع پیمانہ پر تقسیم کئے گئے۔

چیچک کے متعلق گانے اور ڈرامے تیار کئے گئے۔ جو سکول کے لڑکوں اور دوسرے اشخاص نے سنائے اور دکھائے۔ پنجاب ویکسین انسٹی ٹیوٹ لاہور میں ٹیکہ کرنے والوں (عورتوں اور مردوں) کی ٹریننگ کے لئے خاص جماعتیں کھولی گئیں۔ اور ٹیکہ کرنے والے خاص سرکاری عملہ کی خدمات مقامی جماعتوں کو سپرد کی گئیں۔ جن کا عملہ صورت حالات پر قابو پانے کے لئے بالکل ناکافی تھا۔ ٹیکہ لگانے اور دوبارہ ٹیکہ لگانے کا کام نہایت ہی وسیع پیمانہ پر کیا گیا ملیریا کے انسداد کے لئے کونین مفت تقسیم کی گئی اور مقامی کوششوں کے ذریعہ آبادیوں کے قریب ہزاروں گڑھے بھر گئے۔ ہر ضلع میں ٹریکوما (آنکھوں میں گکرے پڑ جانے) کے سدباب کے لئے خاص پروپیگنڈا کیا گیا۔

بہم رسانی آب

محکمہ مذکور نے دیہاتی رقبوں میں اچھے پانی کی کافی بہم رسانی کے سوال پر توجہ کی۔ اور گورنمنٹ نے ایسے رقبوں میں جہاں پانی نہیں ہوتا۔ بہم رسانی آب کی تجاویز کے لئے مالی امداد دی۔ اور سال ماسبق کے بالمقابل معتدبہ ترقی ہوئی۔ سینکڑوں دستی پمپ لگائے گئے۔ اور مواضعات میں بہت سے کنوئیں صاف کئے گئے۔

زچہ بچہ کی سود وبہبود کا کام

دیہاتی رقبوں میں سود وبہبود کے مرکز کھولنے کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ اور بہت سے مرکزوں میں دیہاتی دائیوں کی ٹریننگ کے لئے خاص جماعتیں جاری کی گئیں۔ انسپکٹرس آف ہیلتھ نے ان مرکزوں کا معائنہ کیا۔ اور انکے انتظام کو بہتر بنانے کے متعلق قیمتی مشورے دئے۔ چند صورتوں میں ان مرکزوں کی تنظیم اور بہتری کے خیال سے مقامی جماعتوں کو مالی امداد بھی دی گئی۔ امید ہے کہ پنجاب نرسز رجسٹریشن ایکٹ سے اس کام کو زیادہ تقویت حاصل ہو جائے گی۔ ہر ضلع میں بچوں کو افیون کھلانے کے خلاف لگاتار پروپیگنڈا کیا گیا۔

دیہاتی رقبوں میں حفظان صحت کی اصلاح

سال زیر تبصرہ میں ۱۸ اضلاع میں حفظان صحت کے نظرثانی کردہ ضوابط جاری کئے گئے۔ ۲،۷۰۲ مواضعات میں حفظان صحت کی کمیٹیاں کام کر رہی تھیں۔ اور صوبہ کے بارہ اضلاع میں ۷۰۳ مواضعات کی درخواستیں مقامی جماعتوں کی منظوری کے لئے پیش کی گئیں۔ جنوب مشرقی پنجاب نے دیہاتی رقبوں میں عام صحت وصفائی کی اصلاح کے متعلق ایک عمدہ مثال قائم کی۔ انبالہ ڈویژن میں قریباً ایک ہزار مواضعات کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کی گئی۔ اور اسی سلسلہ میں کھاد کے گڑھے کھودے گئے۔ کوڑا کرکٹ اور گوبر وغیرہ آبادیوں کے باہر پھینکا گیا۔ روشندان لگائے گئے۔ اور نالیاں اور چوبچے تعمیر کئے گئے۔ اس ضمن میں جالندھر ڈویژن کے اضلاع فیروزپور ولدھیانہ میں نہایت قابل تعریف کام کیا گیا۔ موخرالذکر ضلع میں ۱۰۹ مواضعات میں کام کیا گیا۔

حفظان صحت کے انتظامات کی اصلاح کے متعلق جو کام کیا گیا۔ اس کی امتیازی خصوصیت یہ تھی۔ کہ ۲۸ مواضعات کی سڑکوں کو پختہ کیا گیا۔ اور ۳۹ مواضعات میں نکاس آب کا انتظام کیا گیا۔ دیہی حفظان صحت کے ایک عمدہ طریق کی تنظیم کے لئے گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ جھنگ۔ منٹگمری۔ ڈیرہ غازی خاں اور ہوشیارپور میں اچھے پیمانہ پر کام شروع ہو گیا ہے

دیہات میں حفظان صحت کا کام لازمی طور پر اب بہت زیادہ ترقی کرے گا۔ کیونکہ اب اسے نئے محکمہ اصلاح دیہات کی طرف سے وہ تائید وحمایت حاصل ہو گئی ہے۔ جس کی اسے بہت ضرورت تھی۔ محکمہ مذکور دیہات کی بہتری کے لئے تمام مفید خلائق محکمہ جات کی سرگرمیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے نہایت مفید کام کر رہا ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

پتہ درکار ہے

بھائی حیات محمد احمدی سقہ چند ماہ ہوئے۔ اپنی بیماری کثرت بول کا علاج کرانیکے لئے کہیں گئے تھے۔ مگر اب تک ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ بہت مخلص اور متقی احمدی ہیں۔ انکی دس بارہ سالہ لڑکی بھی ان کے ساتھ ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا کچھ پتہ ہو۔ تو بہت جلد خاکسار کو اطلاع بخشیں۔ خاکسار۔ تاج دین لائکپوری مدرس مدرسہ احمدیہ

اراضی برائے فروخت

۱- اراضی جو کہ شائع شدہ نقشہ میں ۱۲۰ ایک کنال و ۱۲۱ ایک کنال و ۱۲۲ ایک کنال و ۱۲۳ ایک کنال و ۱۲۴ ایک کنال ۱۷ مرلہ و ۱۲۵ کی ترتیب سے دی ہوئی ہے۔ محلہ دارالفضل میں برائے فروخت ہے۔ یہ رقبہ چاروں طرف سے سڑکوں سے گھرا ہوا ہے۔ جانب جنوب ۲۰ فٹ کی بڑی سڑک ہے۔ نہایت اعلیٰ موقع ہے۔ ایک طرف فارم ہے۔ مسجد، سٹیشن، سکول وغیرہ سے بالکل قریب ہیں۔ کل رقبہ [illegible] کنال ہے۔ قیمت فی مرلہ [illegible] روپیہ۔

۲- محلہ دارالانوار میں حضرت صاحب کی کوٹھی کے بالکل سامنے۔ ۱۰ کنال میں سے صرف ۴ کنال اراضی برائے فروخت موجود ہے۔ یہ رقبہ دارالانوار کی سڑک جانب جنوب پر ہے۔ ایک گلی ۲۰ فٹ کی اور بھی دی جائیگی۔ دو کنال سے کم رقبہ فروخت نہیں کیا جائے گا۔ مکان دارالانوار کمیٹی کے شرائط کے مطابق بنانا ہوگا۔ قیمت فی مرلہ [illegible] روپیہ

۳- جامعہ احمدیہ کے جانب غرب دو سو قدم کے فاصلہ پر دو ٹکڑے برائے فروخت ہیں۔ ایک ٹکڑہ کنال کا ہے۔ دوسرا ۱۷ مرلہ کا ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ محلہ کے نقشہ میں آئے ہوئے ہیں۔ قیمت فی مرلہ [illegible] روپیہ

۴- محلہ دارالفضل میں فارم کے جانب شرق۔ ریلوے لائن کے ساتھ دس کنال میں سے دو کنال اراضی موجود ہے۔ دونوں ٹکڑے اکٹھے ہیں ٹکڑوں کے فرنٹ پر ۲۰ فٹ کی سڑک ہوگی۔ قیمت فی مرلہ [illegible] روپیہ

خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کریں۔

خان عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ۔ محمود آباد فارم میرپور سندھ

قیمت نقد — اس پر کوئی کمیشن کسی کو نہیں دیا جائیگا — قیمت نقد

بہت بڑی رعایت اور انعام بھی

صرف ۲۵ مارچ سے ۲۵ اپریل ۱۹۳۴ء تک

پانچ روپیہ کی کتب کا سٹ صرف دو روپیہ میں

احباب۔ اتنی بڑی رعایت پہلے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ ذیل میں سات قسم کے سٹ ہیں۔ ہر ایک میں پانچ پانچ روپیہ کی کتب ہیں۔ سٹ حسب منشا اور ضرورت انتخاب کر کے فوراً خرید لیں۔ اگر کوئی دوست بجائے سٹ خریدنے کے کتب حسب انتخاب خریدیں گے تو نصف قیمت لی جاویگی۔ بہتر صورت یہ ہے کہ کئی ایک دوست اکٹھے مل کر کتب بذریعہ ریلوے پارسل طلب کریں یا مشاورت کے موقعہ نقد قیمت بھیج کر منگوا لیں۔ تو محصول ڈاک کی کفایت رہیگی۔ سٹ کی صورت میں صرف ان کے نمبر ہی لکھنے کافی ہیں۔ کتابوں کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔

۱ حضرت مسیح موعود	۲ حضرت مسیح موعود	۳ حضرت مسیح موعود	۴ حضرت مسیح موعود	۵ حضرت مسیح موعود	۶ حضرت مسیح موعود	۷ حضرت مسیح موعود
لیکچر لاہور ۵/ نور الحق عربی ۱۲/ زندہ نبی ۱/ مکتوبات مسیح ۶/ حضرت خلیفہ اول فصل الخطاب ۱۲/ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خطبات محمود ۱۴/ محسن اعظم ۱/ برگزیدہ رسول ۳/ شہادت لیکھرام ۱/ تحفہ احمدی ۳/ جھوٹا مہدی ۱/ صہ	تصدیق النبی ۶/ خطبہ عید الفطر ۱/ اصلاح خاتون ۳/ در مکنون نظمیں فارسی ۲/ حضرت خلیفہ اول ابطال الوہیت مسیح ۲/ حضرت خلیفہ ثانی سیرۃ النبی مجلد ۱۲/ حقیقۃ الامر ۱/ چٹھی آنحضرت محمد انگریزی ۱/ متفرق احمد مہدی ۲/ فلسفہ فلاسفر ۳/ مباحثہ احمدی و غیر احمدی ۱/ نشان مہدی ۱/ صہ	سناتن دھرم ۱/ قادیان کے آریہ اور ہم ۳/ فلسفہ نماز ۶/ عقائد احمدیہ ۶/ تفسیر خزینۃ العرفان ۱۲ پارے ۱۲/ حضرت خلیفہ ثانی پیغام آسمانی ۲/ حقیقۃ الامر ۱/ متفرق گلدستہ حقانی ۲/ مسیح موعود اسلام کا عالمگیر مذہب ۲/ حقیقۃ الجنون ۶/ آریہ سماج سوانح امام بخاری ۶/ صہ	چشمہ صداقت ۶/ عقائد احمدیہ ۶/ درثمین عربی مترجم مجلد ۱۲/ تفسیر سورۃ والعصر ۱/ ریویو براہین ۸/ مباحثہ سنی و شیعہ ۸/ احمدیہ جوبلی بلڈنگ ۱/ رد کفارہ ۱/ گلزار مہدی ۲/ رد تناسخ ۱/ گوشت خوری ۱/ احسانات مسیح موعود ۱/ پیشگوئی اور جنگ ۳/ خلاصہ صرف و نحو ۲/ صہ	اسلامی اصول کی فلاسفی ۵/ تفسیر خزینۃ العرفان حصہ دوم ۸/ ۱۷ سے ۲۰ پارہ حضرت خلیفہ ثانی قول الحق ۳/ کلام محمود حصہ دوم تقریر برموقعہ مسلم ۱/ مساوات ۸/ اختلافات کا آغاز ۱/ متفرق الحجۃ البالغہ ۱/ وفات مسیح ۸/ آئینہ اسلام ۱۲/ صہ	کلمہ طیبہ پر تقریر ۲/ زندہ نبی ۵/ زندہ مذہب تفسیر خزینۃ العرفان حصہ چہارم ۹/ حصہ پنجم ۹ سے بارہ تک ۸/ تبلیغ ہدایت ۸/ کلید القرآن ۸/ دنیا کا اولوالعزم نبی ۱/ محمد عربی ۱/ صہ	درثمین اردو مجلد اعلیٰ قسم ۸/ اسوۂ حسنہ ۱۲/ جامع الفنون ۸/ انسان کامل ۲/ ڈھولا احمدی ۱/ تحفۃ النصاریٰ ۸/ قطعات ۲۰ عدد چھوٹے بڑے ۸/ صہ

رعایت کے ساتھ انعام بھی

حمائل شریعت مترجم تقطیع کلاں قیمت ۴/ رعایتی ۲/۸

درس القرآن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ قیمت ۲/ رعایتی ۱/۸

مجلد اعلیٰ مراکو کی قیمت ۳/۸ رعایتی ۲/

جو دوست اکٹھی دونوں خریدینگے۔ ان کو علاوہ رعایتی قیمت لینے کے درثمین مجلد اعلیٰ مراکو والی جلد لیں گے۔ ان کو درثمین عربی مترجم یا کلید القرآن مع لغات القرآن قیمتی ۸/ بطور انعام دی جائیگی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس نادر موقعہ رعایت سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دیگر احباب کو بھی تحریک کریں۔

اہل پیغام کی تردید میں دو زبردست رسالے

ختم نبوت پر فیصلہ مسیح موعود علیہ السلام

اس رسالہ میں بالکل نئے طرز اور نئے انداز سے مولوی محمد علی صاحب کے تمام اہم اور بنیادی اعتراضات اور شبہات کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محکم تحریرات کے ذریعہ قلع قمع کیا گیا ہے۔ اس رنگ میں حضرت صاحب کے ختم نبوت کے متعلق تقریباً تمام محکم حوالے اس رسالہ میں جمع ہو گئے ہیں۔ رسالہ نہایت دلچسپ اور فیصلہ کن ہے۔ قیمت صرف ۱/ ایک روپیہ کے ۲۰ عدد۔ احباب کو چاہیئے کہ ان ہر دو رسائل کو غیر مبائعین برادران میں بکثرت بھیجیں۔

ولادت مسیح پر فیصلہ مسیح موعود علیہ السلام

اس مسئلہ پر آج تک ہماری طرف سے مستقل طور پر کوئی رسالہ شائع کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ مگر چونکہ اہل پیغام اس موضوع پر الگ رسائل کو شائع کر کے نیچریت کی وبا عام طور پر پھیلانے کی کوشش میں ہیں۔ اس لئے اس موضوع پر حضرت اقدس مسیح موعود کی تمام تحریریں کتابوں اور اخباروں سے مرتب کر کے مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کے تمام بنیادی اعتراضوں کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ سے مولوی محمد علی صاحب کی مایہ ناز تفسیر کی حقیقت بھی ظاہر ہو جائیگی۔ رسالہ بفضلہ تعالیٰ نہایت دلچسپ اور نہایت محنت سے مرتب کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲/ ایک روپیہ کی دس عدد

اہل پیغام کی خاطر دو ٹریکٹ

احمدی فریق لاہور کے عقائد در بارہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام اور مسئلہ کفر و اسلام قیمت ہر یک ۱۲/ فی سینکڑہ۔ تھوڑی تعداد باقی ہے۔ احباب منگا لیں۔

عروج احمدیت

اس مضمون میں سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کا جن کی تصدیق پر ترقیات ہو رہی ہیں۔ نہایت شرح و بسط اور موثر اور دلچسپ پیرایہ میں بیان ہے۔ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے از بس مفید ہے معمولی کاغذ والے ختم ہیں۔ اچھے کاغذ کی چند ایک کاپیاں موجود ہیں۔ قیمت ۱/ روپیہ کی ۲۰ عدد

کتاب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ۲۰ مارچ کو تمباکو بل پر بحث ہوئی بل کا منشا یہ ہے کہ کوئی شخص لائسنس حاصل کئے بغیر تمباکو کسی قابل استعمال شکل میں فروخت نہیں کر سکے گا۔ ہاں جو شخص تمباکو کی کاشت کرتا ہو۔ وہ خود یا اپنے کسی ایجنٹ کی معرفت تمباکو بیچ سکتا ہے۔ غیر سرکاری ممبروں نے تجویز کی۔ کہ اگر محکمہ آبکاری کا کوئی افسر کسی کو تنگ کرنے کے لئے بلا وجہ تلاشی اور گرفتاری عمل میں لائے۔ تو اس کے لئے تین ماہ کی قید اور پانصد روپیہ جرمانہ کی سزا رکھی جائے۔ بل کی تمام دفعات پاس ہو گئیں۔ اور اسے اس غرض سے مجلس منتخبہ کے سپرد کیا گیا۔ کہ وہ اس کے مقاد میں ایسی اصلاحات جو ترمیموں کی وجہ سے لازم ہوں کرے۔

سر سکندر حیات خان گورنر پنجاب نے ۲۰ مارچ کی شب کو گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں عطائے اعزازات و خطابات کے لئے دربار منعقد کیا۔ جس میں ساٹھ سے زائد اشخاص کو باضابطہ عطائے اعزازات اور خطابات کی رسم ادا کی گئی۔

وزیر اعظم کشمیر نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ آئندہ اصلاحات کے متعلق دہلی میں کوئی مشورہ ہوا ہے۔ جس کی بنا پر اخبارات نے لکھا تھا کہ مسلمانوں کی نمائندگی میں اضافہ ہو جائے گا۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کے ساتھ دہلی میں اسمبلی سے متعلقہ بعض امور کے متعلق گفتگو ضرور ہوتی رہی ہے۔

پنجاب کونسل کے اراکین کی طرف سے ۱۸ مارچ کو سر سکندر حیات خاں کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت دی گئی

شیلانگ سے ۲۰ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسام کونسل نے بحث و تمحیص کے بعد موجودہ کساد بازاری کی بنا پر مالیہ زمین میں ۵۰ فیصدی کی تخفیف منظور کر دی۔

اسمبلی کے ایک رکن مسٹر میکنزی ۲۰ مارچ کی صبح کو دہلی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ آپ ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے نمائندے تھے۔

روما سے ۱۹ مارچ کی خبر ہے۔ کہ فیسی اسٹ پارٹی کی پنج سالہ تقریب کے دوران میں مسولینی نے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ تحدید اسلحہ کانفرنس اگر ناکام رہے تو مجلس اقوام میں کسی اصلاح کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ بلکہ اس کی خاتمہ خوانی ضروری ہو جائے گی۔ جب دوسری حکومتوں نے اپنی فوجی قوت میں تخفیف منظور نہیں کی۔ تو جرمنی سے معاہدہ ورسائی کی پابندی کا مطالبہ معقولیت پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ فرانسیسی اخبارات اس تقریر پر اظہار استعجاب کر رہے ہیں۔

پنڈت شام لال نہرو ۲۰ مارچ کی شام کو الہ آباد میں انتقال کر گئے۔ آپ پنڈت موتی لال نہرو کے بھتیجے اور اسمبلی کے رکن رہ چکے تھے۔ آپ کی لڑکی شام کماری نہرو پہلی لیڈی ایڈووکیٹ ہیں۔

بنگال گورنمنٹ نے بنگال یونیورسٹی کو ہدایت کی ہے کہ جو طلباء قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی زد میں آ چکے ہوں۔ ان کے وظائف بند کر دئے جائیں۔

بمبئی کونسل میں بمبئی سے ۱۸ مارچ کی خبر کے مطابق ایک مسودہ قانون زیر بحث آنے والا ہے۔ کہ ہندو عورتوں کو راہبہ کی حیثیت سے مندروں میں جبراً داخلہ کی ممانعت کر دی جائے۔

تاروں کے نرخ میں یکم اپریل ۱۹۳۲ء سے تبدیلی کر دی گئی ہے۔ آٹھ الفاظ کے تار کی قیمت ۹ آنہ ہو گی۔ اور ہر مزید لفظ کے لئے ایک آنہ زائد لیا جائے گا۔ اکسپریس تار آٹھ لفظ کا ایک روپیہ دو آنہ میں جا سکے گا۔ اور ہر مزید لفظ کے لئے ۲ آنے لئے جائیں گے۔ چھ الفاظ کے مبارکباد کے تاروں کے لئے چھ آنے چارج ہونگے۔

گورنمنٹ ہند نے دہلی سے ۲۰ مارچ کی اطلاع کے مطابق صوبجاتی حکومتوں کو حکم دیا ہے۔ کہ اسمبلی کے انتخاب کے لئے ووٹروں کی فہرستیں تیار کریں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسمبلی کا انتخاب اسی سال ماہ نومبر کے اختتام پر ہوگا۔ اور بہت جلد اس بارہ میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا جائیگا۔

اسمبلی کی سٹینڈنگ فائنس کمیٹی نے ۲ مارچ کو چاندی کی فروخت کے متعلق گورنمنٹ کے میمورینڈم پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس کے رو سے گورنمنٹ پچاس کروڑ روپیہ ریزرو بنک کو دے گی۔ اور چاندی کے منتقل کئے جانے کے بعد اس کی فروخت سے جو روپیہ حاصل ہوگا۔ وہ بنک میں ریزرو رہے گا۔

واشنگٹن سے ۲۰ مارچ کی خبر مظہر ہے۔ کہ پارلیمنٹ نے جزائر فلپائن کی آزادی کا بل منظور کر لیا ہے۔ اب امریکہ فلپائن سے اپنی بحری و بری افواج واپس بلا لے گا۔

اسمبلی کے غیر مسلم غیر سرکاری ارکان دہلی سے ۲۰ مارچ کی اطلاع کے مطابق جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے پاس ایک عرضداشت بھیجنے والے ہیں۔ جس میں کمیونل ایوارڈ پر نظر ثانی کی درخواست کی جائے گی۔

ہاؤس آف کامنز میں ۲۰ مارچ کو دریافت کیا گیا کہ برار کی حوالگی کی گفتگو کس مرحلہ پر ہے۔ اور کیا اس کا نظام گورنمنٹ کے حوالہ کیا جانا اس بات پر منحصر ہے کہ ریاست فیڈریشن میں شامل ہو۔ وزیر ہند نے جواب میں کہا۔ کہ اس کے لئے ایک عارضی معاہدہ طے ہو گیا ہے۔ اگر فیڈریشن قائم ہو گئی۔ تو ایک خود مختار صوبہ کی حیثیت سے برار کی کیا پوزیشن ہو گی۔ اس سوال کا ریاست کے فیڈریشن میں شامل ہونے کے سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

پنجاب کونسل میں ۲۰ مارچ کو سر ہنری کریک نے دیہاتی قرضوں کی تشخیص کا بل پیش کیا۔ جس کا منشاء یہ ہے کہ دیہاتوں کے زمینداروں میں قرضوں کی وجہ سے جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اسے دور کیا جائے۔ اور قرار دیا جائے کہ کوئی ساہوکار اصل زر سے زیادہ سود نہ لے سکے۔ اور اس مطلب کے لئے ایک خاص عدالت قائم کی جائے۔ سر کریک کی تحریک کے مطابق اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرنے کی تجویز پاس ہو گئی۔

سٹی مجسٹریٹ الہ آباد نے ۲۰ مارچ کو دو نوجوانوں کو بغیر لائسنس ریوالور رکھنے کے جرم میں دو دو سال قید کی سزا دیتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ سرکاری ملازمین اور مسلم مخالفین کو قتل کرنے کے لئے کانگرس نے غنڈے رکھے ہوئے ہیں۔

بمبئی کونسل نے ایک قانون منظور کیا ہے۔ جس کے رو سے سرکاری کاغذات میں "اچھوت جاتیں" کے بجائے "پسماندہ جاتیں" کے الفاظ لکھے جایا کریں گے۔

بغداد سے آمدہ ایک خبر مظہر ہے۔ کہ عراق گورنمنٹ کے اس حکم کی وجہ سے کہ ہر شخص لازمی طور پر فوج میں بھرتی ہو۔ نجف اور کربلا میں سخت ایجی ٹیشن ہو رہی ہے۔ نیز حکومت عراق نے ایران میں کھانڈ بھیجنے کی بھی ممانعت کر دی ہے۔ اور اس سے بھی سوداگروں میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔

مہاراجہ گوالیار کی ہمشیرہ کی شادی ابھی ایک ماہ ہوا بڑی دھوم دھام سے اکال کوٹ کے شہزادہ سے ہوئی تھی۔ وہ اپنے خاوند کے ساتھ موٹر میں شکار کو جا رہی تھیں کہ موٹر کے حادثہ کے باعث مجروح ہو گئیں۔ اور ۱۹ مارچ کو انتقال کر گئیں۔

برلن سے ۲۱ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہٹلر کے دستِ راست کپتان گورنگ اور نازی گروپ لیڈر ارنسٹ ایک موٹر میں جا رہے تھے کہ ایک خالی مکان سے بم پھینک کر انہیں قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ اگرچہ موٹر ڈرائیور زخمی ہو گیا مگر وہ دونوں بال بال بچ گئے۔

رنگون سے ۱۱ مارچ کی خبر ہے۔ کہ ضلع سانگنگ کے ایک گاؤں میں ایک میلہ کے موقعہ پر آگ لگ گئی۔ جس سے پانچ صد مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ کئی جانور بھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ نقصان کا اندازہ دو لاکھ کیا جاتا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی